بیسواں باب

اعتراضات اور الزامات کی بوچھاڑ

یومِ جزاو سزا کی یقین دہانی، نبی ﷺ کے خلاف اعتراضات کے جوابات اور حمد و تسبیح کے اوقات

۱۴۳ اے محمد ﷺ آپ نہ پاگل دیوانے ہیں نہ شاعر یا کاہن

۱۴۳ یہ قرآن اگر محمد ﷺ نے گھڑ لیا ہے تو یہ بھی اس شان کا کلام بنا کر دکھائیں!

۱۴۳ دعوت و تبلیغ کے جواب میں اہلِ مکہ کی بہکی بہکی باتوں پر رب العالمین کا تبصرہ!

۱۴۴ منکرین کو نہ غیب کا علم ہے اور نہ اِن کی کوئی چال کام یاب ہونے والی ہے!

۱۴۴ مخالفین کے لیے آخرت کا عذاب اور اس سے قبل دنیا میں ذلت

۱۴۵ اے محمد ﷺ آپ بتائے ہوئے اوقات میں تسبیح [نماز ادا] کریں

بیسواں باب

اعتراضات اور الزامات کی بوچھاڑ

نبوت کا پانچواں سال تیزی سے گزر رہا ہے، نبی ﷺ کے خلاف اعتراضات اور الزامات کی بوچھاڑ ہو رہی ہے، اگرچہ جسمانی تعذیب کا سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا ہے مگر ماحول کے تیور بدل رہے ہیں۔ پچھلی آمد کے موقع پر جبریلؑ سُورَۃُ الذّٰرِیٰت میں جزا و سزا کے قانون کی آفاق سے دلیلیں اور مشرکینِ مکہ کے لیے اُن کی جانی پہچانی تاریخ سے یاددہانیاں لے کر آئے تھے اب کی مرتبہ وہ سُورَۃُ الطُّوْرلے کر حاضر ہیں، آیئے سمجھنے کی کوشش کریں:

۴۵: سُوْرَۃُ الطُّوْر [۵۲—۲۷: قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ]

آپؐ کو اطمینان دلایا جا رہا ہے کہ آپؐ کے رب نے آپؐ کو مخالفین کے مقابلے میں کھڑا کر کے بے سہارا نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ وہ برابر آپؐ کی پشت پناہی کے لیے موجود ہے۔ جب تک فیصلے کی گھڑی آئے، آپؐ سب کچھ برداشت کرتے رہیں اور اپنے رب کی حمد و تسبیح سے وہ قوت حاصل کرتے رہیں جو مشکل حالات میں اعلائے کلمۃ اللہ کا کام کرنے والوں کو درکار ہوتی ہے۔ سورۃ کے اس تعارف کے بعد ہم اس کا مفہوم ضروری مقامات پر ذیلی عنوانات کے ساتھ توضیحاتِ مزید کے بغیر پیش کر رہے ہیں۔

کائنات اور آفاق کی نشانیاں گواہ ہیں کہ آخرت واقع ہو گی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 'تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے جسے، اگر آجائے تو کوئی روک نہیں سکتا' اس حقیقت پر گواہ ہے کوہِ طور [وادی مقدس طویٰ، جس میں موسیٰؑ کو نبوت دی گئی]، جھلی پر تحریر شدہ کھلی کتاب، توریت جو وہاں نازل ہوئی، اسی طرح یہ آباد زمین [انسانوں کا گھر] اس پر اونچی اور نیلی چھت والا آسمان اور اس کے بیشتر حصے کو ڈھانپے ہوئے موجزن سمندر ہی سمندر اور پانی ہی پانی۔ .... [مفہوم آیات ۱-۸]

پوچھتے ہیں قیامت کب آئے گی، سنو جب تم اُس میں ٹھونسے جاؤ گے، تب!

يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝٩ وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١٠ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ اُس دن کو یاد رکھو جب آسمان بری طرح ڈگمگائے گا اور پہاڑ پُرزے پُرزے اڑنے لگیں گے۔ وہ دن 'قیامت کو جھٹلانے والوں' کے لیے بڑی تباہی کا دن ہو گا، جو آج قیامت کی خبر کو مذاق اور کھیل کے طور پر اپنی زبان درازیوں اور لفاظیوں سے مشقِ سخن کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اُس دن اُنھیں دھکے مار مار کر آتشِ جہنم میں لڑھکایا جائے گا اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی دوزخ ہے جس کا تم کو یقین نہیں آتا تھا، بولو، اب بتاؤ یہ جو دوزخ مجسم تمھارے سامنے آگئی ہے، تم کسی جادو کے اثر میں ہو اس لیے تمھیں کچھ نظر آرہا ہے یا تمھارا دماغ چل گیا ہے، بولو!......... جاؤ اب جھلسو اور تا ابد جھلستے رہو اس کے اندر، یکساں ہے کہ تم خواہ چیخو چلاؤ روؤ اور دھاڑیں مارو یا خاموش رہو کہ آج کوئی تمھاری سننے والا نہیں، تمھیں اُسی بذلہ سنجی کا بدلہ دیا جا رہا جیسی کہ غلیظ سخن سازیاں [43] تم دنیا میں کرتے رہے تھے۔ .... سُوْرَةُ الطُّوْر [مفہوم آیات ۹-۱۶]

متقی لوگ مزے میں ہوں گے عذابِ دوزخ سے بچے ہوئے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ۝١٧ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

۝١٨ بے شک اللہ کے خوف سے برائیوں سے بچتے ہوئے زندگی گزارنے والے لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے، مزے اڑا رہے ہوں گے ان چیزوں سے جو ان کا رب اُنھیں دے گا، اور اس سے

---

۴۳ ہر دور میں دوزخ اور اللہ کے رسولوں کے بتائے ہوئے احوالِ دوزخ، منکرینِ دوزخ کے مذاق کا نشانہ بنتے ہیں، نبی ﷺ کے دور میں بھی مخالفین اسی طرح دوزخ کا مذاق اُڑایا کرتے تھے، مثلاً قرآن کے اس بیان پر کہ دوزخ پر انیس فرشتے مامور ہیں سرداران مکہ بولے "دوزخ میں اتنے بے شمار انسانوں کو عذاب دینے کے لیے صرف ۱۹ کارکن مقرر ہوں گے۔ اس پر قریش کے سرداروں نے بڑے زور کا ٹھٹھا مارا۔ ابو جہل بولا، "بھائیو، کیا تم اتنے گئے گزرے ہو کہ تم میں سے دس دس آدمی مل کر بھی دوزخ کے ایک ایک سپاہی سے نمٹ نہ لیں گے"؟ بنی جمح کے ایک پہلوان صاحب کہنے لگے " ۱۷ سے تو میں اکیلا نمٹ لوں گا، باقی دو کو تم سب مل کر سنبھال لینا" (نعوذ باللہ) ، اسی طرح ہمارے اردو اور فارسی کے شعرا نے دوزخ کو استہزا کا نشانہ بنایا ہے، اس لیے اِن مذاق اُڑانے والوں کے لیے میں نے طنزیہ 'بذلہ سنجی' کے الفاظ استعمال کیے ہیں، باقی اللہ تعالیٰ نے ان ہی آیات میں ان گم راہوں کی خوب خبر لی ہے باقی دوزخ میں ادھار ہے۔

بھی کہ اُن کا مالک انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا۔ ایسے نیکو کاروں کے لیے اعلانِ عام ہو گا کہ فراخی کے ساتھ کھاؤاور پیو، اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم دنیا میں کرتے رہے"[۴۴]۔ وہ بادشاہوں کی مانند آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے اور ہم غزالہ چشم حوروں سے اُن کو بیاہ دیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے بھی ایمان کے ساتھ کسی درجہ میں ان کی پیروی کی، اُن کی اس اولاد کو بھی ہم جنت میں ان کے ساتھ بلند درجات میں ملادیں گے اس طرح کہ خود اُن کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی۔ جان لیا جائے کہ ہر آدمی اپنے اعمال کے عوض گروی رکھا ہوا ہے، اس طرح کے اچھے اعمال اُسے چھڑالیں گے، وگرنہ انسان اور پتھر تو دوزخ کا ایندھن ہیں۔ اُن نیکو کاروں کے لیے قسم قسم کے میوے، پھل اور طرح طرح کے لذیذ گوشت ہم مہیا کریں گے، جو وہ چاہیں گے خوب ان کو دیے چلے جائیں گے۔ وہاں وہ ایک دوسرے سے پاکیزہ اور روح افزا مشروبات لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس کے نشہ میں نہ یادہ گوئی ہو گی نہ بدکرداری۔ اور ان کی خدمت میں خوب صورت محفوظ موتیوں کی مانند لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو اُن ہی کے لیے مخصوص ہوں گے۔ یہ لوگ آپس میں گزری ہوئی دنیا کی زندگی کو یاد کر کے ایک دوسرے سے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں ساری زندگی اپنے اہل و عیال کے بارے میں بڑے ہی چوکنّے رہے اور ڈرتے رہے کہ کہیں وہ ایمان اور تقویٰ کی راہ سے نہ بھٹک جائیں[۴۵]، آخر کار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں دوزخ کی جھلسادینے والی ہوا کے عذاب سے نجات دی۔ ہم پچھلی زندگی میں ہر شرک سے پاک ہو کر یکسوئی سے اُسی ایک رب

---

۴۴ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اعدت عباد الصالحین الذین ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر، میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت میں وہ چیزیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، جن کا ذکر کسی کان نے سنا نہیں، اور حد یہ ہے کہ کسی کے قلب و ذہن پر اُس کا پرتوِ گمان نہیں گزرا۔ [حدیثِ قدسی]

۴۵ اپنی نیکیوں اور اللہ سے وفاداری کے صلے میں جنت پا جانے کے بعد جنتی اپنی سارے جہان میں تبلیغی سرگرمیوں اور تحریکی اجتماعات اور مشاغل کو اپنی بہترین نیکیوں کے طور پر یاد نہیں کریں گے کیوں کہ دنیا میں بھی سارے انسانوں کو مومن بنانے سے زیادہ اور سارے جہان میں دین نافذ کرنے سے اہم ترباتاُن کے نزدیک وہی تھی جس کا قرآن یہاں تذکرہ کرتا ہے کہ "دنیا میں ساری زندگی اپنے اہل و عیال کے بارے میں بڑے ہی چوکنّے رہے اور ڈرتے رہے کہ کہیں وہ ایمان اور تقویٰ کی راہ سے نہ بھٹک جائیں" آج دینی، تبلیغی اور انقلابی کاموں میں ساری بے برکتی کی وجہ اپنے گھر والوں کی دین داری اور گھر میں نفاذِ اسلام سے زیادہ سارے جہان کی دین داری اور بہر طور انقلابِ امامت پر توجہ دینا ہے۔

سے دعائیں مانگتے تھے، وہ واقعی بڑا ہی قدر دان اور مہربان ہے۔ ....[مفہوم آیات ۱۷-۲۸]

اے محمد ﷺ آپ نہ پاگل دیوانے ہیں نہ شاعر یا کاہن

پس اے نبیؐ، لوگ مانیں یا نہ مانیں، اس بات کی پروا کیے بغیر تم بار بار یاد دہانی کراتے رہو۔ ان منکرین و معاندین کی باتوں سے مغموم نہ ہونا، اپنے رب کے فضل سے نہ تم کاہن ہو اور نہ مجنون۔ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ کیا فضول بات یہ لوگ اپنے مونہوں سے نکالتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے جس کے حق میں ہم بس وقت کا [گردشِ روزگار] کا انتظار کر رہے ہیں؟ ان سے کہو اچھا انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں ماری گئی ہیں کہ اُنھیں کرنے کے لیے ایسی ہی الٹی باتیں سوجھتی ہیں؟ .... کیا اے نبیؐ ایک مدتِ عمر تم نے اپنا بچپنا اور جوانی ان کے درمیان نہیں گزاری، کیا یہ تمھاری شخصیت کو اور تم کو جانتے نہیں؟ در حقیقت دشمنیِ حق میں ان کی عقلیں ماری گئی ہیں اور یہ شرافت اور اخلاق کی ہر حد کو پار کر گئے ہیں!!! ..[مفہوم آیات ۲۹-۳۲]

یہ قرآن اگر محمد ﷺ نے گھڑ لیا ہے تو یہ بھی اس شان کا کلام بنا کر دکھائیں!

اِن کی عقلوں پر مار ہو، کیا یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ قرآن خود گھڑ لیا ہے؟ سچی بات یہ ہے کہ یہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔ بفرض تم نے یہ گھڑ لیا ہے تو یہ بھی اسی شان کا ایک کلام گھڑ کر دکھائیں اگر اپنی بات میں سچے ہیں! ان سے پوچھو، یہ آخرت کو نہیں مانتے تو کیا یہ کسی پیدا کرنے والے کے پیدا کیے بغیر خود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ یا زمین اور آسمانوں کو انھوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ شب و روز کی مکاریوں نے ان سے عقل و خرد چھین لی ہے کیوں کہ یہ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ ....[مفہوم آیات ۳۳-۳۶]

دعوت و تبلیغ کے جواب میں اہلِ مکہ کی بہکی بہکی باتوں پر رب العالمین کا تبصرہ!

یہ کس بات پر اکڑ رہے ہیں؟ کیا اس کائنات میں تیرے رب کے خزانوں کے یہ داروغہ ہیں؟ جن سب پر ان کو تصرف حاصل ہو! کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ آسمان کی باتیں سن لیتے ہیں کہ ان کے لیے وہاں بھی عیش ہے؟ ان میں سے جس نے سنا ہو وہ شہادت پیش کرے۔ واہ وا

کیاخوب ان کی الٹی باتیں ہیں! اللہ کے لیے تو بیٹیاں ہیں جن کو یہ ناپسند کرتے ہیں اور خود ان لوگوں نے اپنے لیے بیٹے پسند کیے ہیں؟ اے محمد ﷺ یہ کیوں تم سے اور تمھاری دعوت سے اتنے بے زار ہیں؟ کیا تم نے ان سے اس نصیحت اور رہ نمائی پر کوئی اجرت مانگی ہے کہ یہ زبردستی سر پر پڑی چٹّی کے بوجھ تلے دبے جاتے ہیں؟.......................................[مفہوم آیات ۳۷-۴۰]

منکرین کو نہ غیب کا علم ہے اور نہ ان کی کوئی چال کام یاب ہونے والی ہے!

اے محمد ﷺ یہ کیوں نہیں سنتے؟ جب تم انھیں اس کائنات کی پیدایش اور اس کے اختتام کے بارے میں غیب کی خبریں دیتے ہو تو یہ لوگ کیوں اتنی بے زاری دکھاتے ہیں؟ کیا ان کے پاس خود اس علمِ غیب کا کوئی ذریعہ ہے کہ جس کی بنیاد پر یہ قرآن کی مانند غیب بتانے والی کوئی دستاویز لکھ رہے ہوں؟ کیا یہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ یاد رکھیں ان کفر کرنے والوں کی چال خود اِن پر ہی الٹی پڑے گی۔ [آخری چال جب انھوں نے نبی ﷺ کو قتل کرنے کے لیے چلی تو وہ اللہ کا فرستادہ اُن کے سروں پر مٹی ڈالتا ہوا نکل گیا، اور یہ سارے مذاق اڑانے اور منڈیاں ہلا ہلا کر باتیں بنانے والے، سر کٹائے بدر کے ایک کنویں میں ذلیل ہو کر مردہ پڑے تھے۔ اللہ کی بات ان پر سچی ہو گئی۔] کیا اللہ کے سوا یہ کوئی اور معبود رکھتے ہیں جو انھیں بچائے گا؟ ہر گز نہیں اللہ پاک ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اَمۡ لَهُمۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۳﴾..........................[مفہوم آیات ۴۱-۴۳]

مخالفین کے لیے آخرت کا عذاب اور اس سے قبل دنیا میں ذلت

قیامت کا بار بار انکار کر کے اور اس کا پیہم مذاق اُڑا کے ان کے قلوب و اذہان قیامت اور آخرت کا ادراک کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھے ہیں اب اگر یہ لوگ آغازِ قیامت پر آسمان کے ٹکڑے بھی گرتے ہوئے دیکھ لیں تو کہیں گے یہ تو بادل ہیں جو امڈے چلے آ رہے ہیں[۴۶]۔ پس اے نبی ﷺ آپ انھیں اِن کے حال پر چھوڑ دیں، یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے دوچار ہو جائیں جس دن ان کے ہوش جاتے رہیں گے، جس دن نہ ان کی اپنی کوئی چال ان کے کچھ کام آئے گی، نہ کہیں سے کوئی

---

۴۶ یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے کفار کا بہترین نفسیاتی تجزیہ analysis-ychops ہے۔ یہ کفار مستقل اتنا زیادہ جھوٹ بولتے ہیں کہ خود اسے سچ سمجھنے لگتے ہیں۔

مدد ان کو ملے گی۔ اور ہاں یہ مخالفین و مکذّبین اتنا ضرور جان لیں کہ اُن کی ذلت و رسوائی صرف قیامت ہی پر موقوف نہیں چھوڑ دی گئی ہے اس یوم الحساب کے آنے سے پہلے بھی ان کے لیے ایک عذاب ہم نے مقرر کر چھوڑا ہے [۴۷]، مگر ان کی اکثریت اس بات کو نہیں جانتی۔

اے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ بتائے ہوئے اوقات میں تسبیح [نماز ادا] کریں

اے نبیؐ اس لیے انھیں چھوڑو، ان کی فضول باتوں پر اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کریں، ان نابکاروں سے آپؐ کی دیکھ بھال و حفاظت کا ہم نے ذمہ لیا ہے اور ثابت قدمی کے لیے صبح دم اٹھو تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، رات کو بھی اس ہی کا ذکر کیا کرو اور یہ ذکر و تسبیح اُس وقت بھی جب ستارے پلٹتے ہیں [۴۸]۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾ .... [مفہوم آیات ۴۴-۴۹]

☆☆☆☆☆

۴۷ آخرت کے عذاب سے قبل مکذبین ایک عذاب دنیا میں بھی دیکھتے ہیں، نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے تمام مکذبین نے اپنی موت سے قبل رسوائی کے عذاب کو دیکھ لیا۔

۴۸ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو سُوْرَةُ قٓ ذیلی حاشیہ ۳۶ صفحہ نمبر ۱۳۱۔

پانچویں سالِ نبوت کا کیلنڈر